

## 150041- امانتدار شخص امانت کے طور پر رکھے گئے مال پر زکاۃ ادا کر دے؟

### سوال

سوال: جس شخص کے پاس اپنے دوست یا بھائی کی رقم بطور امانت موجود ہو، اور اس پر سال گزر جائے، لیکن مالک کی طرف سے اسکی زکاۃ ادا نہ کی جائے تو کیا امانت رکھنے والے کو گناہ ہوگا؟ یا درہے کہ جس شخص کے پاس امانت رکھی گئی ہے، اس نے اپنے مال کی زکاۃ دے دی ہے، اور یہ بھی واضح رہے کہ امانت رکھا ہوا مال امانتدار کے اکاؤنٹ میں جمع ہونے کی وجہ سے ذاتی مال کے ساتھ ملا ہوا ہے۔

### پسندیدہ جواب

امانتدار شخص مالک کی اجازت کے بغیر امانت میں کسی قسم کا تصرف نہیں کر سکتا۔

اور نہ ہی اس پر اسکی زکاۃ ادا کرنا واجب ہے، کیونکہ وہ خود اس مال کا مالک نہیں ہے، اور نہ ہی اس مال کے مالک کا نائب ہے۔

دائمی فتویٰ کمیٹی کے علمائے کرام سے پوچھا گیا:

"میرے پاس لوگوں کی امانتیں ہیں، میں ان امانتوں سے انہی کیلئے خرید و فروخت کرتا ہوں، اور ہر ماہ انکی قسطوں پر فروخت شدہ گاڑیوں کی اقساط اپنی قسطوں میں فروخت شدہ گاڑیوں کی اقساط کیساتھ وصول کرتا ہوں، اور اپنے مفاد کیلئے ان کی امانتوں سے نئی گاڑیاں بھی خریدتا ہوں، اور ان لوگوں نے ماہانہ اقساط سے حاصل ہونے والی آمدن کے بارے میں مجھے مکمل آزادی دے رکھی ہے، چنانچہ جب انکی گاڑیوں کی اقساط مکمل ہو جاتی ہیں تو میں انہیں انکار آس المال، اور نفع پورا واپس کر دیتا ہوں، ان میں سے ایک پیسہ بھی اپنے پاس نہیں رکھتا، اور اگر وہ آئندہ تین سال کیلئے مزید یہی کام [قسطوں پر گاڑیوں کی خرید و فروخت] مجھ سے کروانا چاہیں تو میں کر دیتا ہوں، اس طرح رقم قسطوں کی شکل میں مجھے واپس ملتی ہے، اور اسی دوران میری اپنی گاڑیوں کی قسطیں بھی مجھے موصول ہوتی ہیں، جیسے کہ میں نے سوال کی ابتداء میں وضاحت کر دی تھی، تو ان رقموں کی زکاۃ کی ادائیگی کا صحیح طریقہ کار کیا ہے؟ میں ادا کروں؟ یا اس رقم کے مالکان ادا کریں؟ یا درہے کہ زکاۃ کی ادائیگی کے بارے میں کسی قسم کا کوئی مختار نامہ مجھے نہیں دیا گیا، اور نہ ہی انہوں نے زکاۃ ادا کرنے سے روکا ہے۔

تو انہوں نے جواب دیا:

اول: بہتر یہ ہے کہ آپ کو جن لوگوں نے بطور امانت رقم دی ہیں، انہی کے مفاد کیلئے سرمایہ کاری کریں، آپ کو اس عمل کا اجر و ثواب ملے گا، کیونکہ آپ ایسے لوگوں کیساتھ نیکی کر رہے ہیں جنہیں تجارتی لین دین نہیں کرنا آتا، لیکن اگر انہوں نے آپ کو وقت مقررہ مکمل ہونے تک اقساط کی مد سے حاصل ہونے والی رقم کو استعمال کرنے کی اجازت دی ہے تو آپ کے اس عمل میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔

دوم: ایسی رقم پر ہر سال زکاۃ واجب ہوگی جن سے قسطوں میں کاریں فروخت کی گئیں ہیں، اور اس زکاۃ کی ادائیگی ان رقموں کے اصل مالکان کریں گے، الا کہ یہ لوگ آپ کو اپنی طرف سے زکاۃ ادا کرنے کی ذمہ داری سونپ دیں، چنانچہ آپ انکی طرف سے زکاۃ مستحق لوگوں کو پہنچائیں گے، اور آپ کو اچھے انداز سے نیکی کرنے کا اجر بھی ملے گا" انتہی

"فتاویٰ اللجنة الدائمة" (26-25/13)

چنانچہ زکاۃ کی ذمہ داری مال کے مالک پر ہے، اسکی طرف سے آپ پر زکاۃ ادا کرنا ضروری نہیں ہے، لیکن آپ اسے نصیحت کریں کہ وہ اپنے مال کی زکاۃ مستحق افراد تک پہنچائے؛ کیونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

(وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالتَّوَدَّانِ)

نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرو، گناہ اور زیادتی کے کاموں میں تعاون مت کرو۔ المائدہ/2

لہذا اگر وہ آپ کی بات مان لے تو بہت اچھی بات ہے، اور اگر آپ کی بات نہ مانے تو آپ اسکی رقم واپس کر دیں، اس لئے کہ وہ اپنے مال کے بارے میں اللہ سے نہیں ڈرتا، اور اسکا حق ادا نہیں کر رہا، آپ کا یہ عمل بھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں شمار ہوگا، ہو سکتا ہے کہ آپ کے اس رویے سے سیدھے راستے پر آجائے، اور اللہ کی اطاعت کرتے ہوئے اپنے مال کی زکاۃ ادا کر دے۔

واللہ اعلم۔